بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۳ محرم ۱۳۹۴ھ ۶ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش ۶ فروری ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل کچھ ضعف ہو گیا تھا آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آپ نے احبابِ جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ان کے بڑے صاحبزادے محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کے لئے جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں خاص طور پر دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ امۃ العزیز عائشہ احمد سابق ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ و اپنٹ ہیں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۲۷ صلح کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک طاہر احمد صاحب منیجر سٹینڈرڈ بنک جہلوال ابن محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح سات ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ تحسین فردوس صاحبہ بنت محترم قاضی شریف الدین صاحب آف کوئٹہ سے طے پایا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے کلام کو اُسی کی زبان میں پڑھنا چاہیئے اِس میں بھی ایک برکت ہوتی ہے

اِسی طرح اَدعیہ ماثورہ بھی ویسے ہی پڑھنی چاہئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلیں

"خدا تعالیٰ کے کلام کو اُسی کی زبان میں پڑھنا چاہیئے اِس میں بھی ایک برکت ہوتی ہے خواہ فہم ہو یا نہ ہو۔ اور اَدعیہ ماثورہ بھی ویسے ہی پڑھے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلیں۔ یہ ایک محبت اور تعظیم کی نشانی ہے۔ باقی خواہ ساری رات دعا اپنی زبان میں کرتا رہے۔ انسان کو اوّل محسوس کرنا چاہیئے کہ مَیں کیسا مصیبت زدہ ہوں اور میرے اندر کیسی کیسی کمزوریاں ہیں۔ کیسے کیسے امراض کا نشانہ ہوں۔ اور موت کا اعتبار نہیں ہے بعض ایسی بیماریاں ہیں کہ آدھ منٹ میں ہی انسان کی جان نکل جاتی ہے سوائے خدا کے کہیں اس کی پناہ نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی ہے جس کی تین سَو امراض ہیں اِن خیالوں سے انسانی زندگی کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور پھر اصلاح یافتہ زندگی کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک دریا سخت طغیانی پر ہے مگر یہ ایک عمدہ مضبوط لوہے کے جہاز میں بیٹھا ہوا ہے اور ہوائے موافق اسے لے جا رہی ہے کوئی خطرہ ڈوبنے کا نہیں۔ لیکن جو شخص یہ زندگی نہیں رکھتا اُس کا جہاز بودا ہے ضرور ہے کہ طغیانی میں ڈوب جائے۔ عام لوگوں کی نماز تو بڑے نام ہوتی ہے صرف نماز کو اُٹیرتے ہیں۔ اور جب نماز پڑھ چکیں تو پھر گھنٹوں تک دعا میں رجوع کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صہ ۲۷۱، صہ ۲۷۲)

چندہ جلسہ سالانہ کی فوری ادائیگی کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جلسہ سالانہ کا جو تشخیص شدہ بجٹ ہے اُس کے مطابق ایک تو جماعت کو ادا کرنا چاہیئے۔ دوسرے جو زمیندارہ جماعتیں ہیں ان کو خاص طور پر سوچنا چاہیئے کہ چونکہ اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ ان میں وہ اشیاء بھی ہیں جنہیں وہ پیدا کرتے ہیں اور جن میں اضافے کے نتیجے میں اُن کی آمد بڑھ گئی ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے کے لئے زیادہ قربانی دیں۔۔۔۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے اور جلسہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے پیسہ ہونا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء)

عہدہ دار اصحاب کا فرض ہے کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی فراہمی کی طرف بھرپور توجہ دیں اور تمام احباب سے اُن کے بقایاجات وصول کر کے موجودہ مالی سال کے اندر اسے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرائیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۵۳ ہش

دُعاؤں کے ذریعہ رُونما ہونیوالے انقلابِ عظیم کی ایک جھلک

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اس وقت مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی اور دہریت کے فروغ کی وجہ سے جو عظیم خلاء پیدا ہو چکا ہے اسے محض اپنی کوششوں سے حقیقی اسلام کے ذریعہ پُر کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ اپنی طاقت اور استعداد کی آخری حد تک کوشش کے ساتھ ساتھ اس کے لئے دعاؤں کو آخری حد تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔ ہم بے زور ہیں اور یکسر بے بضاعت ہیں لیکن ہمارا خدا جس نے ہم پر اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی ہے نہ کمزور ہے اور نہ بے بضاعت۔ اس کی قدرتوں اور طاقتوں اور خزانوں کی کوئی انتہا نہیں ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے کُنْ فَیَکُوْن اس کی ازلی و ابدی صفت ہے اور وہ اس کے جلوے دکھاتا چلا آرہا ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے اس کے سوا چارہ ہی نہیں ہے کہ ہم اپنے قادر و قدیر اور مقتدر خُدا کے حضور عاجزانہ دُعاؤں سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں کہ وہ اپنے فضل خاص کے ماتحت ہماری حقیر کوششوں اور قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور اپنی قدرت نمائی سے مغرب کے اس مہیب روحانی خلاء کو حقیقی اسلام سے پُر کر دکھائے۔

مغرب میں عیسائیت کا خاتمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے خلفاء کرام اور مخلص و فدائی متبعین کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں ہوا ہے اور اب وہاں سے دہریت کا خاتمہ اور اس کی بجائے اسلام کا غلبہ بھی دعاؤں ہی کی قبولیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوگا۔ اس ضمن میں بفضل اللہ تعالیٰ ہماری دُعائیں رنگ لا رہی ہیں اور یورپ کی سعید رُوحیں دہریت کو خیر باد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آرہی ہیں۔ چنانچہ انگلستان، ہالینڈ، مغربی جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سوئٹزرلینڈ اور امریکہ کے متعدد شہروں میں نہایت ہی مخلص و فدائی نومسلموں کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اس امر کا ثبوت کہ جماعت احمدیہ کو یہ سعید رُوحیں دعاؤں کے طفیل ملی ہیں ہمارے جرمن نومسلم بھائی ہدایت اللہ ہیوبش کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء منعقدہ ربوہ میں مغربی جرمنی کے نمائندے کی حیثیت سے کی۔ برادرم ہدایت اللہ ہیوبش یورپ کے عام ماحول کے زیر اثر دہریت کے جنگل میں ہی گرفتار نہیں تھے بلکہ ہپی ازم کے گرویدہ ہو کر اس کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والی بے راہ روی میں ایک لیڈر کی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطری نیکی کے پیشِ نظر ان پر فضل فرمایا اور آنِ واحد میں ان کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ وہ جو کل تک ہپی ازم کا دلدادہ اور ہر قسم کی بے راہ روی کا رسیا تھا اسلام کی آغوش میں آکر یکسر بدل گیا۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا اس کا طرۂ امتیاز بن گیا۔ اس کی پیشانی میں اثرِ سجود اور اُس کے وجود میں اسلام کی ایک جیتی جاگتی تصویر نظر آنے لگی۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا؟ محض دعاؤں کے طفیل۔ چنانچہ برادرم ہدایت اللہ ہیوبش نے جلسہ سالانہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب کے سامنے اپنے قبولِ اسلام کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی نبیوں کی وہ دعائیں ہیں جو انہوں نے لوگوں کی ہدایت کے لئے کیں۔ میں اگر بچا ہوں تو نبیوں کی ان دُعاؤں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے صالح افراد کی دُعاؤں کے طفیل بچا ہوں۔"

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء ص۴)

مزید براں انہوں نے واضح فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی دُعاؤں کے طفیل مجھے ہدایت نصیب کر کے میری زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا کر دکھایا اسی طرح وہ قادر و توانا خدا مغرب کے تمام دوسرے لوگوں کو ہدایت دے کر ان کی زندگیوں کی بھی کایا پلٹ سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:۔

"میں دنیا کے ایک ایسے حصے سے یہاں ہوں جسے مادی خواہشات کی گمراہی نے اندھا کر رکھا ہے۔ اُس سارے خطّہ پر دجّال اپنی مادی طاقتوں کے بل پر حکمران ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جس طرح خدائے رحمٰن و رحیم نے اسلام کے حسنِ لازوال کی طرف میری رہنمائی کر کے مجھ ناچیز کی ذات میں ایک معجزہ ظاہر کیا ہے اسی طرح وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اس سے بھی بڑے اور عظیم نشان دکھا کر اہلِ جرمنی اور رُوحانی طور پر تباہ حال دوسری مغربی اقوام کے لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف کھینچ بلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری زندگیاں خدائی تقدیر میں بندھی ہوئی ہیں۔ بجز دُعا کے ہماری زندگیوں کو اور کوئی چیز نہیں بدل سکتی۔ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان فرمودہ صداقت کی میں ایک زندہ مثال ہوں۔ کیونکہ دُعاؤں کے طفیل فضلِ خداوندی نے میری زندگی کو بالآخر حقیقی مسرت سے ہمکنار کر دکھایا ہے۔"

چونکہ خود انہیں دہریت اور بے راہ روی سے نجات نیز حقیقی اسلام کی طرف ہدایت دعاؤں کے طفیل نصیب ہوئی ہے اس لئے انہوں نے مغربی اقوام کے نوجوانوں کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں دنیا کی واحد ہدایت یافتہ جماعت جسے آسمانی رہنمائی حاصل ہے کے افراد سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مغربی اقوام کے نوجوانوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت نصیب کرے تاکہ اے افرادِ جماعتِ احمدیہ آپ مغرب سے طلوعِ شمس کا نظارہ کر کے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ سکیں۔"

برادرم مکرم ہدایت اللہ ہیوبش کی یہ تقریر دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں رُونما ہونے والے انقلابِ عظیم کا ایک منہ بولتا اور درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے اور یہ عملی ثبوت اس حقیقت کو آشکار کر رہا ہے کہ آج مغرب میں جو زبردست رُوحانی خلاء موجود ہے وہ محض ہماری مقدور بھر حقیر کوششوں اور قربانیوں سے پُر نہیں ہو سکتا۔ اسے پُر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی طاقت اور استطاعت کی آخری حد تک قربانی اور کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی آخری حد تک پہنچا کر غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرتے چلے جائیں اور ان سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں کیونکہ ہماری کامیابی اور دنیا میں غلبۂ اسلام کے مہتم بالشان ظہور کا مدار ہماری کوششوں پر نہیں بلکہ ان کوششوں کے دوش بدوش پُر درد و پُر سوز اور پُر جوش دُعاؤں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کوششوں اور قربانیوں اور ان کے دوش بدوش اپنی پُر سوز دعاؤں کو کمال تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر ان دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں ہماری یہ مراد عطا کر دے کہ ہم مغرب ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب آتا دیکھ لیں۔ آمین ثم آمین۔

اُس کا جمال دیکھو کافر جمال لوگو!

محرومیوں کا ہر سُو پھیلا ہے جال لوگو
اے شہرِ آرزو کے آسودہ حال لوگو

جو لوگ خوش ادا تھے وہ لوگ کیا ہوئے ہیں
کیوں ہے بھرے جہاں میں قحط الرجال لوگو

محبوب میرا سب سے خوبی میں خُوب تر ہے
اُس کا جمال دیکھو کافر جمال لوگو

میٹھی زباں سے اُسکی شیریں کلام سُن کر
میں بھی ہُوا غزلخواں شیریں مقال لوگو

اِس کو بھی کوئی دیکھے، اِسکی بھی کوئی سُن لے
ناہید کر رہا ہے کچھ عرضِ حال لوگو

(عبدالحی ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور شفقت علی خلق اللہ

(تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

(۴)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے
خدام احمدیت سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا
مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ
خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا
جائے اور بنی نوع انسان سے
شفقت کی جائے۔
(مشعل راہ صفحہ ۳۳۳)

اور شفقت اور رحم کسی بدلہ میں نہیں
کرنا حدیث میں آتا ہے
"لا تکونوا اِمّعۃً تقولون
اِن اَحسَنَ النّاسُ اَحسَنّا
وَاِن ظلموا ظَلَمنا۔
(ترمذی ابواب البر والصلہ)

کہ ایسا نہ ہو کہ اگر لوگ احسان کریں گے تو
ہم بھی کریں گے اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی
ظلم کریں گے۔ احمدیت کی تعلیم یہ ہے کہ
کسی کو ممنون کرنے کے لئے نہیں بلکہ جس طرح
ماں طبعی جوش کے ماتحت نیکی کرتی ہے۔
نیکی کرو۔ (لیکچر سیالکوٹ)

حضرت مسیح پاک کی تعلیم اور خلفائے
احمدیت کی راہنمائی کا نتیجہ ہے کہ احمدی
کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے وہ ہر مصیبت کے
وقت ابنا کی خدمت کے لئے کمربستہ
ہو جاتے ہیں وہ دوسروں کا دکھ دیکھ کر
بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایام سیلاب میں اس
غریب جماعت نے اس مرکز کے ماحول میں
پانچ ہزار سے لیکر چودہ ہزار افراد کا
روزانہ کھانا مسیح پاک کے لنگر سے تیار کر کے
سیلاب زدگان کی خدمت میں پیش کیا۔
(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۷۳ء)

نوجوانان احمدیت نے اپنی جانیں سیلاب
کے خوفناک دھاروں میں مردانہ وار اس
غرض سے جھونک دیں کہ دور دراز درختوں
اور ٹیلیفون کے کھمبوں کے سروں پر اٹکے
ہوئے بے بس بچوں اور عورتوں اور مردوں
کو ہلاکت سے بچائیں اور اس وقت کہ جب
نظام رسل و رسائل کے انقطاع کے
باعث یہ کام حکومت کی بھی دسترس سے
باہر تھا۔ جب وہ سرگودھا کے پاس جہاں
سڑک ٹوٹی ہوئی تھی اور پینے کا پانی ناپید
رہ گیا تھا۔ لوگوں کی تکلیف سے فائدہ اٹھانے
بیوپاری ایک گلاس پانی کے عوض آٹھ
آنے وصول کرتے تھے۔ خدام سرگودھا
نے بلدیہ سرگودھا سے کرایہ پہ پانی کا ٹینکر
لے کر وہاں مسافروں کو پانی پلایا۔ سیلاب
کے بعد جب لائل پور شہر میں سیم نالہ
نے تباہی مچائی تو سب سے پہلے کشتیاں
جو لائل پور پہنچائی گئیں وہ ربوہ اور
لائل پور کے خدام کی خدمت خلق کی
مرہون منت تھیں۔
(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۷۳ء)

لاہور میں احمدی نوجوانوں نے جس
طرح کام کیا اس کو دیکھ کر ڈائریکٹر سول
ڈیفنس نے احمدیہ ریلیف کیمپ کے معائنہ
کے بعد کہا۔
"میرا اس میدان کا تیس سالہ
تجربہ ہے میں نے آج تک ایسی
عمدہ اور منظم خدمت کی
کوئی اور مثال نہیں دیکھی"

ہمارے پڑوس کے شہر چنیوٹ کے محلہ غفور
آباد میں کڑکتی دھوپ میں متعفن پانی
سے گزر کر اس بستی کے سیلاب زدگان
کی مدد کو ربوہ کے خدام پہنچے ہیں
اور [illegible]
میں اس کی زندگی کا خواہاں ہوں جو میری
موت کا طالب ہے۔

اور ہم نے یہ کسی پر احسان نہیں کیا
نہ اس کے لئے کسی انسان سے صلہ کے
خواہاں ہیں۔ ہم نے اسلام کی تعلیم
پر عمل کرنا ہے۔ ہم نے اپنے خدا کو راضی کرنا
ہے اور ہم یہ اس ملک میں ہی نہیں کرتے
احمدی نوجوانوں نے بوڑھے ماں باپ کی
آہوں کو سنا۔ جوان بیوہوں کو جن کے
مانگوں کے ابھی سیندور مٹے نہیں ہوتے
تھے۔ اور دیکھا مجھے قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے
اپنی آنکھوں سے دیکھا انہوں نے بچوں کو
بلکتے چھوڑا انہوں نے جوان بیٹیوں کی
سسکیوں کو سنا۔ انہوں نے خلیفہ وقت
کی آواز پہ لبیک کہا اور خدمت کے ایسے
مظاہر سمندر پار دکھائے۔ اس کا ایک واقعہ
قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کی زبان مبارک
سے سنئے۔ آپ نے فرمایا:۔

"افریقہ کے ایک ملک میں سکولوں
کو قومی تحویل میں لئے جانے
پر میں نے ہدایت کی کہ اگر
حکومت معاوضہ پیش کرے
تو معاوضہ نہ لیا جائے اور
جماعت کی طرف سے کہا جائے
کہ ہم تو یہاں خدمت کی
نیت سے آئے ہیں ہم سکولوں
کو قومی تحویل میں لئے جانے
پر کسی قسم کا معاوضہ یا ہرجانہ
قبول نہیں کریں گے بلکہ اگر
ہمارے اساتذہ کی خدمات
کی ضرورت ہو تو وہ بھی خدمت
کے لئے تیار ہوں گے اور اگر
بلا تنخواہ خدمت کے لئے
کہا جائے تو بلا تنخواہ خدمت
کریں گے۔ اس پر وہ لوگ
بہت حیران ہوئے اور نہ
صرف ہمارے اساتذہ کو بھی
سکولوں میں جذب کر لیا بلکہ
جماعت کی قدر و منزلت
بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل سے ان کے دلوں میں
قائم فرما دی۔
ہماری بلا معاوضہ پیشکش پر
جو عیسائی مشنری ادارے
وہاں قائم تھے بہت جز بز
ہوئے اور جماعت سے
شکوہ کیا۔ کہ ہم نے تو اپنے
سکولوں کی جائیداد کی قیمت
وصول کرنے کے لئے بڑی لمبی
چوڑی فہرستیں بنائی ہوئی
تھیں پر آپ لوگوں نے کیا
غضب کیا کہ ہمارے راستہ
میں روک پیدا کر دی۔
(الفضل ۹ اگست ۱۹۷۳ء)

اے مسیح پاک کے درخت وجود
کی سرسبز شاخو! اسلام کی خاطر گھر بار
لٹانے کا عزم رکھنے والو! آج دنیا
محبت اور شفقت کی بھوکی اور متلاشی
ہے۔ تمہارے درمیان اس کا فرزند جلیل
ظاہر ہوا جس نے طائف کی سرزمین میں
پتھر کھا کر ان کے لئے رحم کی دعا کی تھی
اس نے اپنے آقا سے سیکھ کر کہا ہے

رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

آج ضرورت ہے اسلام کی اس تعلیم پر عمل
کرنے کی۔ آج ضرورت ہے کہ مخلوق کی ہر
نوع کی راہ سے اپنی پلکوں سے کانٹے
چن کر شفقت و رحمت کے پھول کھلائے
جائیں۔ اس خود غرض دنیا میں یتیموں
کے سر پہ ہاتھ ہم نے رکھنا ہے۔ بیواؤں
کے نالے سن کر ہماری نیند کافور ہونی
چاہیئے۔ مصیبت زدوں کی مصیبت
دیکھ کر ہمارا دل گداز ہونا چاہیئے۔ کسی
کو مبتلائے آلام دیکھ کر ہماری سجدہ گاہیں
تر ہونی چاہئیں۔
مسیح پاک کا الہام ہے

یا مسیح الخلق عدوانا

کہ مخلوق کے مسیح! مصیبت میں ہماری
مدد کو آ۔
پس اٹھو کہ مسیح پاک کے جانشین اب
تم ہو اور دکھی انسانیت تمہیں مدد کے
لئے پکار رہی ہے۔
اور ہمارا مقصود زندگی خدمت خلق [illegible]
خدمت اور شفقت، شفقت و شفقت
ہے۔ جیسا کہ مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا
اور اسی پر میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سائنٹسٹ واقفین وقف عارضی کیلئے تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ ۱۹۷۳ء پر وقف عارضی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی تحریک فرمائی ہے کہ آئندہ عام واقفین وقف عارضی کے علاوہ سائنٹسٹ احباب بھی وقف عارضی کریں۔ احباب جماعت میں سے جو دوست سائنٹسٹ ہیں وہ بھی وقف عارضی میں حصہ لیں ایسے دوست مقررہ حلقوں میں سائنٹیفک سمیت جائیں گے اور اپنے مقررہ علاقوں میں وہ دیکھیں گے کہ مقامی طور پر [illegible] تحقیق اور [illegible] احباب کے دل میں پیدا کر کے خدمت خلق کریں گے۔ ایسے واقفین کی فہرست [illegible] سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کے ساتھ بھیجا جائے گا۔ پس تحریک کی جاتی ہے کہ احباب بطور سائنٹسٹ بھی وقف عارضی کریں۔ [illegible] وقف عارضی میں اپنی مرضی سے وقف دو ہفتے یا چھ ہفتے کا وقت دے سکتے ہیں اور ہر قسم کے اخراجات واقف خود برداشت کرتا ہے اور مہینہ کا تعین کرنے کا واقف کو اختیار ہے جو دوست اس تحریک میں شامل ہوں وہ اپنے نام [illegible] بھجوا سکتے ہیں۔ (ناظم ارشاد وقف عارضی [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ

از محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ۱۴ ریس کورس روڈ لاہور

میری والدہ محترمہ - حضرت بی بی صاحبہ نے ۱۱ رجون گزشتہ کو رحلت فرمائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں مرحومہ نے ۹۲-۹۳ سال کی لمبی عمر پائی - اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت کثیر اولاد سے نوازا اور رزق کی کشائش بھی عطا فرمائی - انھوں نے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی بہت قدر کی اور بہت سے پہلوؤں سے ایک مثالی زندگی بسر کی - وہ ایسے اقدار کی حامل تھیں جو ہمارے اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہو سکتی ہیں -

انھوں نے ۱۹۱۱ء کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے وقت میں سلسلہ میں شمولیت کی سعادت پائی - اس سے پہلے ہمارے والد محترم حضرت شیخ محمد عبد الرشید صاحب رضؓ مرحوم بٹالوی ۱۹۰۰ء کے قریب عین نوجوانی کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خدام میں شامل ہو گئے تھے - ان کو بیعت کرنے کی توفیق اس طرح ملی - کہ ہمارے بڑے بھائی شدید طور پر بیمار ہوئے ان کو قادیان میں حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے پاس علاج کے لئے لے جایا گیا - ہماری والدہ بھی ساتھ تھیں کئی ماہ تک قادیان میں قیام رہا - حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اپنے مکان کے ایک حصہ میں جگہ دی - وہاں قریب رہ کر انھوں نے ایک عجیب روحانی اور درویشانہ سلسلہ دیکھا حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی غریب پروری - شفقت اور توکل علی اللہ کے روزانہ نظارے دیکھے - پھر آپ کا قرآن کریم کے ساتھ عشق اور شغف دیکھا اور ان کے درسوں میں شامل ہوئیں - اس ماحول نے ان کو بے حد متاثر کیا اور خود علی وجہ البصیرت بیعت کی -

بیعت کے بعد تن من سے سلسلہ کی خدمت کی - بٹالہ میں اکثر بزرگوں اور مبلغین کا آنا جانا رہتا تھا - ان کی خدمت انھوں نے اپنا فرض قرار دیا اور وقت بے وقت ان کی خاطر و مدارات میں مصروف رہتی تھیں حضرت ام المومنین رضؓ سے خصوصیت سے ان کے نہایت مخلصانہ اور محبت کے تعلقات تھے وہ کئی دفعہ بٹالہ میں آ کر ہماری والدہ صاحبہ کے پاس رہتی رہی ہیں اسی طرح حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کی بیگم صاحبہ کے ساتھ بھی بہت محبت کے تعلقات تھے -

مرحومہ حتی المقدور شریعت کے احکام کی پوری طرح پابند تھیں - تہجد کا نہایت التزام تھا - تہجد کے وقت خصوصیت سے لمبی لمبی دعائیں کرتی تھیں - گھر میں بچوں کو نماز میں شامل ہونے کی تاکید کرتیں اور فجر کے وقت اٹھا کر جگاتیں - ہر نماز کے وقت جائے نماز اور فرش کا اہتمام کرتیں - ان کی مسلسل تلقین اور عملی نمونہ کا اثر ہے کہ ہمارے گھروں میں بچے بھی عموماً نماز کے پابند ہیں - جمعہ میں التزاماً شامل ہوتیں اور صبح سے اس کی تیاری کرتیں - باوجود پیرانہ سالی اور کمزوری کے مسجد دار الذکر میں جمعہ پڑھتیں - اور وفات سے ۲/۳ ماہ قبل تک جبکہ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی تھی اسی پر باقاعدگی سے عمل پیرا رہیں -

قرآن کریم باترجمہ پڑھنا ان کا معمول تھا - رمضان المبارک میں دن کا اکثر حصہ یہی شغل رہتا اور باوجود پیرانہ سالی ۳/۴ دفعہ اس مہینہ میں قرآن مجید ختم کرتیں - حج پر جانے کی شدید خواہش تھی - ۱۹۲۳ء میں اللہ تعالیٰ نے موقع عطا کیا - خود حج کیا اور اپنے مرحوم خاوند کی طرف سے حج بدل کرایا - میں بھی اس سفر میں ان کے ساتھ تھا - حج کے ارکان نہایت خشوع و خضوع اور شوق اور محبت سے ادا کئے -

حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ محبت اور شفقت ان کی زندگی کا نمایاں پہلو تھا -

رشتہ داروں اور اقرباء کے ساتھ تعلق رکھنا اور ان کی امداد کرنا خصوصاً غریب رشتہ داروں کی - ان کو حد درجہ عزیز تھا - میں نے اپنی زندگی میں ان سے زیادہ اقرباء سے محبت کرتے اور تعلقات نبھاتے کسی کو نہیں دیکھا - ان کی لمبی عمر کے ساتھ ساتھ ان کی رشتہ داری کا سلسلہ بہت وسیع تھا - سب کو یاد رکھتیں اور ان کی خوشی - غمی میں شریک ہوتیں اور اگر کسی کی طرف سے شکایت یا رنجیدہ بات بھی سرزد ہو جاتی تو اس کو بھلا کر دوبارہ تعلقات قائم کرنے میں پہل کرتیں -

مہمان نوازی ان کا نمایاں شیوہ تھا مہمان خواہ اپنے عزیز ہوں یا غیر ہر ایک کی خاطر و مدارات کرتیں اور اصرار سے ان کو کھانا کھلاتیں اور پلاتیں - اپنے کمرے میں ضرور بسکٹ - پھل وغیرہ کا سٹاک مہمانوں کے لئے رکھتیں - بعض دفعہ گھر کے لوگ بعض تکلیف دہ قسم کے مہمانوں سے تنگ آ جاتے اور اس کا اظہار کرتے تو اسی وقت "بھگت کبیر" کا یہ مصرعہ ضرور سناتیں ع

چڑیا چونچ بھر لے گئی - ندی نہ گھٹیو نیر

پھر غریبوں - مسکینوں اور پرانے نوکروں سے بے حد احسان اور شفقت کا سلوک کرتیں اور مالی مدد کرتیں - بعض نوکر جو ہمارے گھر میں ۴۰/۵۰ سال پہلے بھی کام کرتے رہے ہیں وہ یا ان کی اولاد ان کی محبت کی وجہ سے آتے تو ضرور ان کی مالی مدد کرتیں -

ہمارے ہاں تقسیم ملک سے پہلے کانگڑہ سے ایک ہندو لڑکا ملازم ہو گیا - اور پھر مسلمان بھی ہو گیا اور ہمارے ساتھ ہی ہجرت کر کے پاکستان آ گیا - اس کے اس تعلق کی وجہ سے ہمیشہ بیٹوں کی طرح اس کی خبر گیری کی اس کی ملازمت اور روزگار کے لئے کوشش کی - یہاں آتے ہی ایک مہاجر لڑکی سے اس کی شادی کی - اس سے نباہ نہ ہوا - پھر کوشش کر کے سیالکوٹ میں اس کی شادی کی اس سے اس کی اولاد بھی ہوئی مگر وہ بھی اس کو چھوڑ کر بھاگ گئی تو پھر اس کی تیسری شادی کے لئے تگ و دو کی اور اس کا بیاہ کرایا - اپنے بچوں سے اس کے لئے جہیز اکٹھا کیا اور اس کا گھر پھر آباد کیا - شاید سگی ماں بھی اپنے بیٹے کے لئے ایسی سر دردی نہ اٹھائے -

پھر اپنے ہمسائیوں - اہل محلہ سے ہمیشہ نیک سلوک کرتیں - ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں جب شہر اور بستیوں کے مکین تتر بتر ہو گئے تو پاکستان آ کر اپنے ہمسایوں اور اہل محلہ کا ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھوج نکالا اور اس میں احمدی یا غیر احمدی بلکہ غیر مسلم کا کوئی امتیاز نہیں تھا جو ان میں سے نادار تھے - مرتے دم تک ان کی خبر گیری کرتی رہیں -

ہمیشہ اپنے پاس چھوٹے نوٹ اور ریزگاری رکھتیں تاکہ غریبوں میں بھی تقسیم کرنے کے لئے ہر وقت دستیاب ہو سکے پچھلے کئی سالوں سے ان کا وطیرہ تھا کہ کوئی سوالی - غریب - واقف کار - پرانا نوکر یا بچہ گھر میں آتا تو اس کو کچھ نہ کچھ نقدی دے کر رخصت کرتیں بلکہ گھر میں جو تنخواہ دار ملازم تھے ان کو بھی ان کے معمولی کام پر انعام دیتیں -

بعض اوقات لوگ بے وقت مریض دکھانے کے لئے گھر کے اندر آ جاتے - جب آدمی گھر میں کام سے تھکا ہوا آرام کر رہا ہوتا ہے یا کسی اور کام میں مشغول ہو تو بے وقت کی فرمائش بہت گراں گزرتی ہے اور ایسے وقت میں غصہ کا اظہار بھی ہو جاتا ہے مگر ہماری والدہ غریب مریض کو خواہ وہ کیسا ہی بے وقت آیا ہو دیکھنے کے لئے ضرور ہی سفارش کرتیں -

میرے ایک بھائی ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں وہ کام پر جاتے آتے صبح شام ان کو مل کر جاتے تھے - بلکہ بعض دفعہ اس سے زیادہ دفعہ ملنے آ جاتے - مگر کبھی معمول سے ذرا دیر ہوتی تو باہر برآمدہ میں آ جاتیں اور بے چینی سے انتظار کرتیں اور راستہ دیکھتیں -

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ماں کی مامتا اور محبت کے ذریعہ اپنی رحمت اور ربوبیت کا جلوہ ہلکا سا دکھاتا ہے - اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ جلوہ وافر اور لمبے عرصہ تک دکھایا یہ اس کی بے حد ذرہ نوازی ہے - اب یہ محبت اور شفقت اور رحمت کا چشمہ ہمارے لئے خشک ہو گیا ہے - اس لئے ہماری عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ہماری اس کمی کو پورا کرے اور اپنی رحمت اور فضل سے ہمیں براہ راست نوازے -

ہم والدین کی خصوصاً والدہ کی محبت کا بدلہ کسی طرح بھی ادا نہیں کر سکتے - اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ ملتجی ہیں کہ وہ ان کو اپنی بے حد رحمت سے نوازے اور لامتناہی درجات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے -

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بھانجا عزیز سعادت احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قریباً دس دن سے شدید بیمار ہے - قارئین کرام سے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے -

(حافظ الطاف الرحمان - ربوہ)

(۲) میری بیوی تقریباً ڈیڑھ ہفتے سے ہچکی اور ڈکاروں کی شدید کثرت کی وجہ سے بہت بیمار ہیں - ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے -

(ڈاکٹر عبد الغنی ملک - گڈاہیہ - کراچی)

(۳) میرے بھائی محمد حسین صاحب گوجرانوالہ میں بیمار ہیں - قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(عبد الواحد واقف زندگی - ربوہ)

(۴) میرے بھائی رشید احمد صاحب ساکن چک ضلع ساہیوال کی آنکھ کا آپریشن میو ہسپتال میں ہوا ہے - بزرگان و احباب دعا فرمائیں کہ تعالیٰ انھیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

(بشریٰ بیگم - دار الصدر جنوبی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷۸)

مسل ۲۱۴۸۸ میں امۃ الجمیل مریم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر وصول شدہ ۲،۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ امۃ الجمیل مریم زوجہ چوہدری محمد اسلم صاحب گرمولہ ۱۶۹ ڈاکخانہ جھنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد غلام محمد گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد شاہ محمد گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۴۸۹ میں محمد اسلم ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے آٹھ ایکڑ زمین بارانی جو ابھی تک میرے نام منتقل نہیں ہوئی میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۴۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ محمد اسلم ولد چوہدری غلام محمد گرمولہ ۱۶۹ ڈاکخانہ جھنڈیانوالی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ ولد چوہدری دیوان صاحب گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ولد شاہ محمد صاحب گرمولہ ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۴۹۰ میں مرزا محمد یوسف نیر ولد مرزا محمد دین صاحب قوم مغل پیشہ واقف زندگی عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۳۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کو جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ مرزا محمد یوسف نیر ولد مرزا محمد دین صاحب کوارٹر جات تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد امین ولد سید مہر علی شاہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ سمیع اللہ ولد میاں گلاب دین صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

مسل ۲۱۴۹۱ میں سیدہ طاہرہ بیگم زوجہ سید محمد امین شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی ۲ تولے مالیت ۸۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ سیدہ طاہرہ بیگم زوجہ سید محمد امین صاحب ماڈرن شوگر ملز لمیٹڈ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد امین خاوند موصیہ سانگلہ ہل۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد منیجر نیشنل بنک آف پاکستان سانگلہ ہل۔

مسل ۲۱۴۹۲ میں قدیر ریاض احمد ولد ڈاکٹر ریاض احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ گھڑی ایک عدد قیمتی ۲۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ قدیر ریاض احمد ولد ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سانگلہ ہل محلہ اقبال پورہ گلی ۵ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر ریاض احمد ولد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد ولد چوہدری عبدالواحد صاحب منیجر نیشنل بنک آف پاکستان سانگلہ ہل

مسل ۲۱۴۹۳ میں غلام محی الدین ولد چوہدری حسین بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۲۹۲ رامپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین ۴۰ ایکڑ موضع رامپورہ قیمت اندازاً ۱۵،۰۰۰ روپے (۲) مکان رہائشی ایک عدد قیمت اندازاً ۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۳۲۰۰ روپے ماہوار جائیداد کی آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ غلام محی الدین رامپورہ ۲۹۲ ڈاکخانہ پنڈت والہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ایاز احمد ولد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل۔ گواہ شد:۔ غلام مصطفیٰ ولد چوہدری حسین بخش صاحب پنڈت والہ چک ۳۷ S.D ضلع شیخوپورہ۔

مسل ۲۱۴۹۴ میں مریم صدیقہ بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک چہور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیور وزنی چھ ماشہ مالیت ۲۱/۸۴ روپے (۲) گھڑی طلائی قیمتی ۱۲۵ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ مریم صدیقہ بنت عطاء اللہ صاحب چک چہور ۱۱۷ R.B سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ حمید اللہ ولد عطاء اللہ صاحب برادر موصیہ چک چہور ۱۱۷۔ گواہ شد:۔ عطاء اللہ ولد رحیم بخش صاحب مرحوم والد موصیہ چک چہور ۱۱۷

مسل ۲۱۴۹۵ میں طاہرہ حمید بنت عبدالحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ قیمتی ۱۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ طاہرہ حمید بنت عبدالحمید صاحب بجوعہ ۲/۳۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد:۔ بشارت الرحمٰن ولد عطاء محمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد مبشر ولد غلام حسن صاحب ناظم قضاء ربوہ۔

مسل ۲۱۴۹۶ میں رشیدہ بی بی زوجہ چوہدری محمد امین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ:۔ رشیدہ بی بی زوجہ چوہدری محمد امین صاحب چک ۱۸ بہوڑو ڈاکخانہ بذریعہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ محمد امین بقلم خود خاوند موصیہ چک ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ غلام نبی ولد محمد حیات احمدی بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔

مسل ۲۱۴۹۷ میں امۃ الرشید اسلم بنت محمد اسماعیل اسلم صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی چار ماشے مالیتی ۴۲ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ الرشید اسلم بنت محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسماعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد:۔ مظفر حسین ولد غلام محمد صاحب دفتر تحریک جدید ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعبہ صحتِ جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام

ربوہ میں پانچویں ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کا انعقاد

اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور خطاب

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پانچواں کُل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ چھ روز تک جاری رہ کر یکم تبلیغ ۱۳۵۳ ہش / یکم فروری ۱۹۷۴ء کو سوا پانچ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔

اختتامی تقریب میں ازراہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور نے اپنے دستِ مبارک سے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے نیز حضور نے بنفسِ نفیس کھیل میں حصہ لے کر کھلاڑیوں کی عزت افزائی فرمائی۔

اِس ٹورنامنٹ کا افتتاح ۲۷ صلح (جنوری) ساڑھے چار بجے شام مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کیا تھا۔ ٹورنامنٹ درج ذیل سیکشنوں میں کھیلا گیا:۔

۱۔ سنگل سینئر ۲۔ ڈبل سینئر ۳۔ سنگل جونیئر ۴۔ ڈبل جونیئر ۵۔ سنگل جونیئر ۱۴ سال کی عمر تک ۶۔ لکی ڈبل ۷۔ نئے کھیلنے والے ۸۔ انصار اللہ ۹۔ مہتممین خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

امسال ٹورنامنٹ میں ۴۷ کھلاڑیوں نے شرکت کی اور ۲۲۰ مقابلے ہوئے جبکہ گذشتہ سال اِس ٹورنامنٹ میں ۶۳ کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا اور کُل ۱۶۴ مقابلے ہوئے تھے۔ ابتداء میں ٹورنامنٹ کا پروگرام چار دن کے لئے رکھا گیا تھا لیکن کھلاڑیوں کی تعداد میں زیادتی کے پیشِ نظر مزید دو دن بڑھائے گئے۔

یکم فروری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے چار بجے شام اختتامی تقریب کے لئے ایوانِ محمود میں تشریف لائے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ممبرانِ عاملہ مرکزیہ نے حضور کا استقبال کیا۔ ہال میں داخل ہونے کے بعد حضور نے چند منٹ کے لئے سنگل فائنل کے ایک کھلاڑی محمود اکبر صاحب طفل کے ساتھ کھیل میں حصہ لیا۔ اس کے بعد حضور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ حضور کی موجودگی میں تین فائنل میچ (سنگل فائنل۔ ڈبل فائنل اور فائنل مہتممین) کھیلے گئے جن کے بعد اختتامی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو سردار نصیر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز مہتمم صحتِ جسمانی نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب سے نوازا جس میں حضور نے فرمایا کہ کھیل کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ہماری ورزش ہو جاتی ہے اور ہمارے جسم صحت مند ہو جاتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہم مختلف کھیلوں سے بہت سے سبق سیکھتے ہیں مثلاً آج ایک چیز نے میری توجہ اپنی طرف کھینچی اور وہ یہ تھی کہ کبھی طاقت استعمال کر کے کھلاڑی نے پوائنٹ لیا اور کبھی جبکہ مخالف زوردار مقابلے کی توقع رکھتا تھا تو نیٹ (NET) کے ساتھ گیند پھینک کر پوائنٹ لے لیا۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل استعمال کرنے کے لئے دی ہے اور وہی کھلاڑی کامیاب ہوتے ہیں جو اپنی عقل استعمال کرتے اور اس کو صحیح استعمال کرنے کے نتیجہ میں کامیابی کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس نکتہ کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور نے ۲۰ منٹ تک ایک انڈونیشین طالب علم مکرم عبد الباسط صاحب کے ساتھ کھیل میں شرکت فرما کر حاضرین کے لئے قابلِ تقلید نمونہ پیش فرمایا اور یوں کھلاڑیوں کی بھی عزت افزائی فرمائی۔ اس کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ (بنت میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب) اہلیہ برادرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کراچی میں ۲۷ جنوری ۱۹۷۴ء کو ساڑھے چھ بجے شب وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احبابِ جماعت میری ہمشیرہ مرحومہ کے لئے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

(حافظ مبین الحق شمس۔ نزیل کراچی)

احباب محتاط رہیں — ضروری اعلان

پہلے بھی کئی دفعہ الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب دو افراد سے ہوشیار رہیں جو مختلف ناموں سے دوستوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اخبار میں اُن کے حُلیے اور مختلف نام جو وہ استعمال کرتے ہیں شائع ہو چکے ہیں لیکن ان اعلانات کے باوجود احباب جماعت اُن کے دھوکہ میں آجاتے ہیں اور نقصان اُٹھانے کے بعد دفتر کو اطلاع دیتے ہیں۔

لہٰذا پھر وضاحت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت امورِ عامہ یا پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے کسی فردِ جماعت کو یہ نہیں لکھا جاتا کہ فلاں آدمی یا حاملِ ہذا حاجت مند ہے اس کی اتنی مالی امداد فرمائیں۔ مرکز جن لوگوں کو قابلِ امداد خیال کرتا ہے اُن کو یہاں سے مالی امداد بھجوائی جاتی ہے۔ ان جعلسازوں نے ناظر امورِ عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مُہریں بنوائی ہوئی ہیں وہ مُہریں استعمال کر کے اپنی طرف سے فرضی چٹھیاں لکھ کر افرادِ جماعت کو دھوکہ دیتے ہیں آئندہ احباب ہوشیار رہیں اور کسی ایسے فرد کو جو مرکز کی طرف سے یہ چٹھی لے کر آئے کہ اتنے روپے دے دیئے جائیں رقم نہ دیا کریں۔

ایک جعلساز خالد محمود، خالد بشیر، حسن محمود وغیرہ نام ظاہر کرتا ہے اصل نام غالباً یوسف مبارک ہے جو ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ کبھی اپنے باپ کو دیہاتی مبلغ بتاتا ہے کبھی حالیہ سیلاب میں سب کچھ ضائع ہو جانے کا بہانہ بناتا ہے کبھی شادی کے بہانے سے روپیہ بٹورتا ہے۔ اِن اغراض کے لئے کبھی ناظر امورِ عامہ کا خط پیش کرتا ہے اور کبھی پرائیویٹ سیکرٹری کا۔ اس کا حُلیہ یہ ہے:۔

رنگ گندمی۔ شلوار قمیص پہنتا ہے۔ ننگا سر۔ عمر ۳۲-۳۳ سال۔ گلا اور ہاتھ جلا ہوا یا پھلبہری کے نشان۔ دُبلا پتلا جسم ہے۔

دوسرا جعلساز رانا محمد اکبر، رانا محمد افضل، رانا محمد علی، رانا مقبول احمد، عبد اللطیف نام ظاہر کرتا ہے حیدر آباد سندھ کا بڑا زمیندار بنتا ہے اور کسی فوجی افسر کا فوٹو دکھا کر اس کو اپنا بیٹا ظاہر کر کے رشتہ طلب کرتا ہے۔ اُس لڑکے کا سعودی عرب میں ملازم ہونا بیان کرتا ہے۔ رشتے کے جھانسے سے روپیہ بھی بٹورتا ہے۔ حُلیہ یہ ہے:۔

رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ موٹا مگر چُست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی۔ بہت باتونی۔ شلوار قمیص اور ٹوپی پہنتا ہے۔ عمر ۶۰ سال کے قریب ہے۔

اِن دونوں میں سے اگر کوئی احباب کے پاس آئے تو بجائے نقصان اُٹھا کر نظارت امورِ عامہ کو لکھنے کے اُسے فوری طور پر پولیس کے حوالے کریں اور پھر یہاں اطلاع دیں۔

(ناظر امورِ عامہ)

ھُوَ الشَّافِی

اکسیرِ اپھارہ

کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر شفتل برسیم کے اپھارہ سے جانوروں میں شفایاب نہ ہو تو قیمت واپس۔ سیزن شروع ہے زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کر لیں۔ فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۸/۶۰۷

درخواستِ دعا

محترمہ حمیدہ بانو نسلی صاحبہ ڈی۔ پی۔ ای جامعہ نصرت ربوہ جو کہ آجکل ڈسٹرکٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں کی حالت تشویشناک ہے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ ان کو فوری طور برائے فوری اپریشن انگلینڈ لے جایا جائے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رضا الدین۔ دار النصر۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲